جلد ۱۰ | بمبئی ۔ دوشنبہ یکم رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء | نمبر ۴۱

مقدمۃ الجیش

روٹھ کر تو منانا کون ہے

کونسل کلکتہ کے بنگالی ممبر تقسیم بنگالہ سے ناخوش ہوکر استعفا
داخل کرچکے ہیں۔ وہ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہم سے اس
معاملہ میں مشورہ نہیں لیا۔ ملکی ممبر اسیواسطے مقرر کیے
جاتے ہیں کہ کوئی جدید قانون نافذ کرنا ہو تو ان ممبروں کے
ذریعے رعایا کے خیالات کا اندازہ کرلیں۔ لیکن جب اسکی
پروا نہیں کیجاتی تو ہماری ممبری کا ہے کیا۔ یہاں خالی کرسی
توڑنا ہی نہیں کہتے۔ کرسی ہمارے گھر میں بھی موجود ہے
ہم یہاں آکے تضیع اوقات کیوں کریں۔ غرض یہ کہ
جتنے غیر سرکاری ممبر ہیں سب نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اب
اور ہر شخص اگر وہ ایسا کریں تو ذرا ہی تماشا کریں خود ان کا
ہونا نہ ہونا سب کا نام ہی نہیں شاید کہیں تب جا کے اپنی قدر کریگا

انگریزی زبان کاٹ لی

بنگالی بھی بلا کے پتلے ہیں۔ انگریزی زبان پر وہ اس قدر
حاوی ہوگئے کہ صرف زبانی بول چال کے مالک نہیں
بلکہ انگریزی قلم کی زبان بھی اپنے قبضہ میں کرلی۔ یہ
مثل مشہور ہے کہ لڑتے کا ہاتھ پکڑ لیا جاتا ہے کہنے
کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ لیکن انہوں نے
اس مثل کو غلط کردیا۔ انہوں نے زبان بھی پکڑ کر
دکھادی۔ چنانچہ ایک بنگالی نے ایک ایسا آلہ
ایجاد کرلیا ہے جس میں پتہ ڈال دینے سے انگریزی
زبان کٹتی چلی جاتی ہے اسکا دعویٰ ہے کہ میں تمام
ملک کی ضرورت رفع کرسکتا ہوں اسکی صنعت کا نمونہ
پچھلے ہفتے بنارس کی نمائشگاہ میں دکھایا گیا ہے جو لوگوں
نے پسند کیا۔ اسکے علاوہ چھاپہ کا ایک تمغہ بھی انگریزی زبان
پر دو شخص عزت کے کام کیا تو وہ بھی زبانیں منہ میں نہ رہینگی

پچاس ہزار کا ایک گال

لیڈیاں امریکا کے حسن کا بھاؤ آجکل بہت بڑھا ہوا
ہے۔ معمولی سی لیڈی کے ایک گال کی قیمت ۵۰ ہزار
ہے وہ بھی اسطرح نہیں کہ کوئی اسکا گال کاٹ کر پاکٹ میں
ڈال لے اور ۵۰ ہزار اسکا معاوضہ دیدے۔ نہیں گال
اسکے چہرہ پر لگا ہے کسیکی دست رسی سے ذرا بھی اسمیں
فرق آجائے تو ۵۰ ہزار سر پڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ امریکا کی
ریاست میں ایک لیڈی بیٹھی ہوئی تھی ٹکٹ کلکٹر سے
کسی بات پر بحث ہوگئی۔ ٹکٹ کلکٹر نے بھی اور اسکے
گال پر طمانچہ رسید کردیا۔ لیڈی کا شوہر بھی کمپنی پر ۵۰ ہزار
کا دعویٰ اس بنا پر دائر کردیا کہ ہنستے وقت میرے دائیں گال
میں گڑھا پڑ جاتا تھا جو حسن کا جادو بنکر حسن پرستوں کو محو حیرت
میں ڈال دیا کرتا تھا طمانچہ کے صدمے سے وہ گڑھا چپٹ ہوگیا
اب ایک گال میں گڑھا پڑتا ہے۔ اسکو گالوں میں کچھ فرق نہیں دکھائی دیتا

نہ علم ہوگا نہ شورش مچائیں گے

ہر چیز کا یہ قاعدہ ہے کہ جب حد اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو اوسکا اثر اوس کے خلاف ثابت ہوتا ہے جیسا کہ انگریزی علم کا نتیجہ اسوقت مشاہدہ میں آرہا ہے۔ گورنمنٹ نے تو یہ سمجھ کے اشاعت علم کی کوشش کی تھی کہ ہندی لوگ ہمارا علم پڑھیں گے تو انکے خون میں انکی رگ و ریشے میں ہماری محبت ہماری عظمت سرایت کر جائیگی اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب بولیں گے ہماری سی بولیں گے اوپری بہی رنگ ملا کر غیر بادہ کے آزادی کا رنگ اونچے اور ہمیشہ انگریزی سلطنت کی بنیاد مضبوط رہے گی چنانچہ اسی خیال سے گورنمنٹ نے کروڑوں روپیہ اہل ہند کی تعلیم میں خرچ کر ڈالا۔ سیکڑوں کیا ہزاروں لاکھوں تعلیم یافتہ بنا ڈالے۔ ہمارا ملک کو مذہبی جھگڑے ہندیوں سے رہائی دلوا دی گورنمنٹ تو خوش تھی کہ اپنا جادو چل گیا۔ مگر اب جو بنگالی جوش سے تیغ اور روشنی طبع تو ہم بلا شبہ ہی کا سین دکھا دیا تو گورنمنٹ کی آنکھیں کھلیں لارڈ کرزن بہادر نے تو آتے ہی اس خرابی پر نظر دوڑائی تھی کہ جلد سے علم ہماری زبان ہمارے قانون سے ہندی کیڑوں کو تقویت پہنچ رہی ہے۔ اور بالخصوص بنگالی بالشتر قانون کا پتلا اور پولیٹکل اوتار بن کے دیوتا بنتے جاتے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کالی مائی کے پوتے کالا ناگ بنکر ہمکو ڈسنے لگیں اوسوقت مع مسعدی از دست خویشتن فریاد کے سوا کچھ نہ ہو سکیگا اسلئے مناسب یہی ہے کہ ابھی سے انکی جڑ کاٹ دینی چاہئے۔ چنانچہ بیدار مغز دور بین لارڈ لارڈ کرزن بہادر نے یونیورسٹی کی بنیادیں بند کر دیں وہ بحیثیت انکا کھٹکا کیا کہ بنیں کالج علیگڈہ کے پولیٹکل لگے ہیں مجمعے میں پڑ کر نام اونہوں نے پہچایا لیکن اب کہ جو تیر کمان سے

گورنمنٹ کی نگاہیں چین سیاجائیں گی

اس میں شک نہیں کہ بنگالیوں نے جو کچھ شورش مچائی ہے اوس کا ذمہ دار یہ جو گورنمنٹ نے اپنی روادار یکا نتیجہ بوجہ کے لئے کالجوں میں بیہودگی کا تعلیم تھا وہ چور اوتھ پاؤں مارنے میں اور قانون سکے بل پر جسے گورنمنٹ نے جان نثاری کا مادہ اور سنجیدہ مزاجی کے لوادر شکوہ لگا دیا تھا اوس قانون کی بنا میں بنگالی جو ہر ہمارا ہی ہے سے میاؤں کا مضمون ہیں۔ تجارت پیشہ لوگ تو پہلے جو کچھ کرتے ہیں سنجیدگی کے ساتھ کرتے ہیں لیکن کلکتہ کالج کے طالبعلموں نے انگریزی تعلیم کا نتیجہ بہت اچھا دکھایا اونہوں نے رشوت خوری مچائی کہ پولیس کا بھی ناک میں دم کر دیا۔ جو تعلیم کہ انکو اس لئے دی گئی تھی کہ یورپ کا طرز عمل گورنمنٹ کی وفاداری اون میں حلول کرے اوسی تعلیم نے یہ ظہور دکھایا کہ تمام بنگالی بچے تہذیب سنجیدگی کو بالائے طاق دہر کے قومی حمایت کے لئے تیار ہو گئے اور اس جوش کے ساتھ کام لیا کہ کلکتہ کے بازاروں میں جو حشر مچ گئی کسی لاٹ صاحب بہادر نے ہر ایک صاف کر ڈالا پولیس سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ اسکو مارا اوسکو پیٹا۔ غرض کہ اونہوں نے طوفان مچا دیا۔ پولیس نے اونکو تاشہ کے چاہتا تہا کہ حسن کم جہان پاک کا مضمون کرا دے مگر حسن بالائی خدا جانے کیا مصلحت سمجھی کہ اونکو رہا چھوڑ دیا طالبعلموں کی افراتفری نے گورنمنٹ کو اسقدر چونکا دیا کہ وہ سدا مچائی بغیر نہ رہی۔ چنانچہ گورنمنٹ نے شورش مچانے والے طلباء کو دونوں جہان سے کہو دیا۔ جیسے کہ ہمارے ہاں کے پنچ حقہ پانی بند کر دیتے ہیں ایسے ہی گورنمنٹ نے انکے لئے باقاعدہ تعلیم کا دروازہ بند کر دیا۔ انکو کالج سے نکلوا دیا اور یہ حکم کر دیا کہ آئندہ کسی کالج میں داخل ہونے نہ پائیں سرکاری کالج کے علاوہ پرائیوٹ سکولوں کو بھی یہ دہمکی دی کہ اگر انمیں سے ایک طالبعلم کو بھی کسی نے بھرتی کیا۔ تو گرانٹ ان ایڈ وغیرہ کی امداد بند کر دیا جائیگا۔ اب کل شامت کی جو

دول یورپ کی ہنگامہ دہینگی

اس زبردستی کا ہمیں کچھ ٹھکانا ہے کہ سلطانی معاملات میں اصلاح دخل دینے کے لئے دول یورپ تیار ہو جاتے ہیں کہ گویا سلطان المعظم انکے ذیل میں یا جاگیر میں یا اونکی سرپرستی میں ہیں۔ عیسائی رعایا سلطنت عثمانیہ کے حصہ میں کیا آئی کہ گویا قیامت تک کا خرخشہ گلے پڑ گیا۔ یہ کمبخت ایسے شریر النفس ہیں کہ روحانی قوت کے گھمنڈ پر بدمعاشی کر کے خود ہی ترکی سلطنت سے چھیڑ کرتے ہیں اور جب وہ انکی سرکوبی کرتی ہے تو یہ واویلا مچا کے اپنے دادا پردادا دول یورپ کو تماشے کے لئے ابھارتے ہیں اور وہ بھی ابھاریں یا نہ ابھاریں۔ غرض مہربانی بہار دول یورپ تو خود اسی تاک میں بیٹھے ہیں کہ عثمانی سلطنت کے انتظام میں ذرا سا بھی انکو دخل دینے کا موقع مل جائے تو زبردستی اتحاد دیں اور ہاتی قوم ترقی قوم کرکے اودہم مچا دیں۔ کریٹ کے متعلق جیسی ہٹ دھرمی اور بے ایمانی کا اظہار دول یورپ کر چکے ہیں وہ تو ظاہر ہے اب اونہوں نے پہر شورہ پشتی پر کمر باندھی ہے۔ مقدونیہ کی عیسائی رعایا جو اکثر حصہ سے برسر بغاوت تھی اور اسکی سرکوبی تو ترکی فوج نے خاطر خواہ کر دی ان سکا جو شرارت میں رہ گیا۔ خیر دول یورپ نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بہی نہوا معاملہ یونہی ٹھنڈا ہو گیا وہ تو اوسیوقت مداخلت کے لئے تیار تھے مگر ان سب کے گرد چھا نہ میں پھنسے ہوئے کہ آخر سحری ہے بجھ گئے تو اسواسطے معاملہ پر روشنی نہ پڑ سکی۔ اب جو خدا خدا کرکے روس کی جان بچی تو اس فرانس نے پہر ادہر کا رخ کیا اور بہیتیوں بہائیوں کو للکارا کہ ارے نامردو! مقدونیہ کی عیسائی رعایا تباہ ہو رہی ہے اور تم ٹھنڈے پیٹوں بیٹھے دیکھ رہے ہو۔ بس للکار نے سبکو چونکا دیا چنانچہ سب کے سب

دخل بیجا دینے کے نشان ہیں ایسے رنج بنکر جلدی ... سیونٹ میں۔ ... اسی قسم کا حکم گورنمنٹ ہی ... کا لحاظ ... شرمندگی ہے

دول یورپ اور ٹرکی کے دو دو ہاتھ

عرصہ سے مقدونیہ کا معاملہ رفع دفع ہو گیا ہے باطنی عیسائیون نے بغاوت کی آگ بھڑکا رکھی تھی ترکی بہادر کے آتش شمشیر نے اوسے ٹھنڈا کر دیا اور سوقت بیدردی اور رحم کے فیصلے دول یورپ کل ہی دل مین کر چلے ہونگے کہ اوس بیچاری قوم کا جو مولی کی طرح کاٹی جا رہی ہے اسوقت تو وہ کلیجہ مسوس مسوس کر رہ گئے مگر جب سخت جان مرد باطن زار سیہ سیہ جاپانی ارنگ سے رہا ہوا تو بیکلی بیدردی مین ابال آ گیا۔ باغیون کی حمایت کا موقعہ تو اب جاتا رہا مگر وہ جو کہتے ہین خوئے بد را بہانہ بسیار۔ اب دول یورپ نے یہ حیلہ پیدا کیا ہے کہ مقدونیہ کی مالی حالت بہت خراب ہے اسکا انتظام دول یورپ کی کمیشن کے سپرد کر دو جب اسکی حالت اچھی ہو جائے گی۔ تو ہم الگ ہٹ جاوینگے۔ یہ گویا مصر والی چال تھی کہ ایک دفعہ ٹانگ تو جم جائے پھر کون ہٹتا ہے اور کون ہٹا سکتا ہے مگر سلطان المعظم اس فقرہ مین کیسے آسکتے تھے وہ دول یورپ کے رگ و ریشہ سے واقف ہین۔ اونھون نے صاف جواب دیدیا کہ تم اپنی بہتری دیکھو ہمارے معاملہ مین تم دخل دینے والے کون۔ لیکن توبہ ہے۔ دول یورپ جب ہٹ دھرمی پر کمر باندھتی ہین تو کسی کی کیا سنتے ہین انھون نے جھٹ ایک کمیٹی مشترکہ قایم کر کے مقدونیہ مین بھیجدیا کہ جاؤ مقدونیہ کے خزانے پر قبضہ جما لو۔ چنانچہ وہ سب کے سب وہان پہنچ کر گورنر سے مطالبہ کیا اسنے بالعجال مین رپورٹ کی وہان سے جواب ملا کہ ہرگز انکو پاس پھٹکنے دو اور اوسپر بالفعل نے دول یورپ کو نوٹس دیا کہ اپنے نفیر و نکیر فوراً یہان سے بلالو۔ اگر انھون نے ذرا بھی مداخلت کی جرات کی تو زبردستی اوٹھا دئے جائینگے۔ اس نوٹس کے ساتھ ہی ہمارا ترکی فوج بھی روانہ کر دیگی۔ اب تو دو دو ہاتھ مین دیکھیں۔

منھ سے نکلی پرائی ہوتی ہے

لارڈ کرزن بہادر جو منھی چپری باتین بنا کر آئے تھے جب انھون نے بیان الیسی پالیسی کا اظہار کیا کہ بظاہر ہند کے بڑے خیر خواہ سمجھے جائین۔ ہند کی بہبودی کے لئے انکی جسقدر روا تھین ہین وہ زبانی جمع خرچ تھا۔ لارڈ کرزن بہادر چبائی چبائی چھانٹ کردہ باتین بیدالی ہین کہ جسکو ہر شخص سنکر مان لے۔ کہ واقعی ہند کی بہبودی کا بہت اچھا ذریعہ ہے مگر درحقیقت اونکا وجود کچھ بھی تھا کیونکہ اونپر عمل کرنا دیسی قوم سے ناممکن تھا چنانچہ دہلی کے جلسہ مین ایک موقعہ پر خیر خواہ ہند جان نثار رعایا لارڈ کرزن بہادر نے خود یہ فرمایا کہ رعایا کو اون گورنمنٹ کے کمرے جو مین انگریزی فرنیچر سے سجے ہوئے دیکھتا ہون تو سخت افسوس ہوتا ہے کیا ولایتی اشیاء کے گھر مین ہندی ساخت کا سامان دیکھون تو بہت مسرت حاصل ہو۔ اس فقرے نے تمام حاضرین جلسہ پر یہ ثابت کر دیا کہ اوہو ہو لارڈ کرزن بہادر تو جان و دل سے ہند کے بہبودی خواہ پائے جاتے ہین مگر درحقیقت یہ فقرہ تھا۔ لارڈ کرزن نے پہلے اچھی طرح جانچ لیا ہو گا کہ ولایتی اشیاء کی چمک دمک اور بھڑک بھڑک المبڑی نے رئیسون کے دلمین گھر کر لیا ہے۔ یہ ہرگز مٹری مجلس کہ گردوری مقدونیا پھٹکار زدہ دیسی اشیاء کی طرف رجوع نہین ہو سکتے اور نہ عام ملک اسطرف رجوع ہو سکتا ہے کہ ہر ملک فرد دیسی اشیاء اپنے ہاتھون تیار کرنیکی کوشش کرے۔ مگر وہ بڑی نیک گھڑی تھی کہ جسوقت لارڈ کرزن بہادر کے دہن شریف سے یہ فقرہ برآمد ہوا قدرتی طور پر ایسا سبب پیدا ہو گیا کہ لارڈ کرزن بہادر کا فقرہ اوچھلنے لگے آیا۔ اب وہ بہت ہی وقت کہلانے لگے ہو نگے جبکہ انھون فتنہ خوابیدہ کو جگا دیا تھے دوسری طور پر ایک خیال پیش کر دیا تھا اور وہ بھی خاص رو سیاہ کر حقانی

بنگالیون کا خونی ماتم

بنگالیون مین خدا جانے یہ جوش کہان سے آ گیا ہے کہ جسکا سان گمان بھی نہ تھا۔ اصلی جذبات کھانیوالی قوم اور یہ جوش۔ اگر ذرا اور گیس بڑھ گیا تو یقیناً تمام قوم جوش سے باہر ہو جاویگی۔ اسلئے تو یہ امید نہین کہ لنگر لنگوٹہ کس کر گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائین مگر ہان گوڈون کی طرح کائین کائین سے دماغ ضرور پریشان کر دینگے۔ بالخصوص بنگالی بابون کا حوصلہ تو اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ اوٹھتے بیٹھتے جاگتے کھاتے پیتے انکو یہی دُھن ہے کہ کسیطرح قومی ڈنکا بج جائے یورپین لوگ اچھی طرح سمجھ لین کہ یہ تنگ سری قوم اتحاد ہو کر جس قوم کے پیچھے پڑتی ہے اوسکی ٹوپی اوتارے بغیر نہین رہتی اور واقعی ہے بھی یہی بات کہ جنہے اپنی اوتار کے رکھ لی دوسرے کی اوتارنے سے کیا ہوتا ہے چنانچہ تمام بنگالی قوم اسپر کاربند ہے کہ یورپین قوم کے مال نت کھلے کردئے جائین تقسیم بنگالہ کا اعلان جسروز شایع کیا گیا تھا اوسروز تمام بنگالی محلات ہے بازارون مین سناٹا چھایا ہوا تھا ہر شخص کے چہرے پر ایسے غم کے آثار پائے جاتے تھے کہ گویا اونکے تمام خاندان کا صفایا ہو گیا مگر حسرت و یاس نے انکی آنکھین آب دیدہ کرنے کے بجائے ایسی خونریز اور جوشیلی بنادی تھین کہ خون ٹپکا پڑتا تھا۔ اونھون نے جو اظہار ماتم کی رسم ادا کی تھی وہ بھی عجیب کینہ کی تھی۔ سارے زمانہ کا ماتمی رنگ سیاہ ہوتا ہے مگر انکا ماتم سرخ پوشش مین تھا گویا یہی گفتار سے رفتار سے جسم سے خون برس رہا یاست سے بنگالی سرخ ڈورے لئے پھرتے بازو پر گلے گلے سے بندھے ہوئے نظر آتے تھے جدھر دیکھو نگاہ پڑتی ہے خون کا ہی دریا برباد کی ماتمی ہو کر نکلے ماتم مین ماتمی رنگ تو ہو۔ اسی بہانے مین انھون نے سیکڑون کے ہاتھ باندھ کر خود

لارڈ کرزن کو الوداعی اڈریس

مائی لارڈ! آخر کرزن گردی کا زمانہ ختم ہوگیا آپکو رخصت ہوتے دیکھکر دلمیں صدہا ارمان اٹھ رہا ہے آپ کے زمانے میں پامال ہند کی رعایا کیا ہندو کیا مسلمان جو کچھ مزے لوٹ رہے تھے۔ لوٹ چکی۔ نہیں لوٹ نہیں چکی۔ بلکہ آپنے جن باتوں کے بنیادی پتھر رکھے ہیں آیندہ انکی تعمیل و تکمیل پر وہ خوب مزے اڑا کر آپکو دل سے یاد کرے گی۔ اور آپکے اور آپکے خاندان کے حق میں دلسے دعائیں دیتی رہیگی۔ جدائی کے قلبی رنج کے ساتھ ہند کی رعایا آپکے جانے پر یہ خوشی بھی مناتی ہے کہ آپ تشریف لیجاتے ہیں اور لندن پہنچنے پر ضرور ہے آپ کسی اعلی عہدہ پر ممتاز ہونگے۔ خدا کرے کہ وہاں بھی آپ ایسے ہی ہردلعزیز اور مشہور ہوں جیسے یہاں ہوئے۔ اور وہاں بھی آپکے ایسے ہی مشکور ہوں جیسے یہاں کے لوگ

آپکی حکومت کا ناٹک ایسا نتیجہ خیز اور حیرت انگیز ہے کہ تماشہ دیکھنے والوں کی نظروں میں ایک انقلاب عظیم کا نقشہ پھر جاتا ہے۔ تماشہ کی ابتدا بڑے ہی جوش و خروش سے ہوتی ہے اور اسکا انجام نہایت ہی حزن و ملال کا نظر آتا ہے جس سے تماشائی نہایت ہی حیرت میں پڑجاتے ہیں۔ جس تماشے کا چیف ایکٹر بڑی نخوت و غرور سے یہ سمجھکر کہ میں تماشیوں کو دلفریب کھیل تماشہ دکھاکر راضی کرلونگا۔ مردم فریب سین دکھاتا ہے مگر ایک اور ایکٹر پس پردہ انکی تمام چالاکیوں پر پانی پھیرنے کی کوشش کرتا ہے اور افسوس کہ کامیاب ہوجاتا ہے۔ تو کس کو حیرت ہوتی ہے کہ ایسا زبردست کھلاڑی اور اپنے ہی ہاتھ کے دام فریب میں پھنس گیا۔

مگر چیف ایکٹر یہ کہکر اپنا تماشہ ختم کرتا ہے۔ کہ ہیچ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی میں شست ہے

مائی لارڈ! آپنے ہندوستان میں اپنی پہلی اسپیچ میں جو انتظام اور بلند ارادے ظاہر کئے تھے اس سے ہندوستانیوں کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ آپکا زمانہ ایک بے مثل زمانہ ہوگا اور آپ ایسی آسودگی کی بنیاد قایم کرجائینگے کہ آپکے بعد آنیوالے وایسرایوں کو بجز تفریح و شکار کے اور کچھ کام نہو گا۔ آپکا زمانہ بیشک بے مثل زمانہ تھا مگر آپکے جاتے ہوئے ایسی بد امنی اور بے چینی پھیل گئی ہے کہ شاید آپکے بعد آنیوالے وایسرایوں کو سوا وحشت اور پریشانی کے اور کچھ کام نہوگا۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ یہ تقدیری امور ہیں۔ اسمیں آپکا کوئی دخل نہیں۔

مائی لارڈ! آپکا وہ اقتدار اور وہ اعزاز تھا کہ ہندوستان کے رئیس آپکے سامنے مٹی کے کھلونے بنے ہوئے تھے۔ یا یہ انقلاب ہے کہ ایک فوجی افسر نے آپکو کھلونا بنالیا۔ آپکا استعفی باضابطہ منظور ہوا اور اتنے آپ ہی کو بہ یا برضا سنبھالنا پڑا۔

مائی لارڈ! جو بے زبان ہندوستانی رعایا کے ساتھ جو کچھ آپنے سلوک کیا ہو مگر وہ آپکی مدح اور شکر گذاری کا پتہ اوس کے ان ہاروں اور ایڈریسوں سے مل سکتا ہے جو اوس نے آپکے چل چلاؤ کے زمانہ میں آپکی خدمت میں پیش کئے اور اپنے صادق القول ہموطنوں کے ساتھ جو کچھ آپنے کیا ہے اوسکو آپ ہی کا دل جانتا ہوگا۔ مگر وہ آپکے شاکی ہیں اور انکی راستبازی کا ثبوت انکو اس برتاؤ سے ملتا ہے جو خود آپنے انکے ساتھ کیا۔

مائی لارڈ! ہماری دلی خواہش ہے کہ اگر ہمیشہ کیلئے نہیں تو بھول جائیے ورنہ ہماری وہ ہندوستان کی خانہ جنگی کی یاد آپکو ہمیشہ بے چین کرتی رہیگی۔ خدا کرے وہاں پہنچکر [illegible] آپنے [illegible] شاد و خوش رہا تا

حالانکہ پیری ہے مگر وقت کی توبہ

انڈیا کی طرح شولی نقال کرینہ پڑھنے والے منجم بھی آجکل پولیٹکل بن ہوگئے ہیں۔ اگلے زمانے والے تو بھی نشانہ بازی زوجا یا قحط وغیرہ کے متعلق پیشینگوئیاں اوڑایا کرتے تھے مگر اس زمانہ کے منجموں میں ایسی ملک بڑا ہیر ہو گئی ہے کہ یہ منجم کو تخت شاہی کا اور اسی کا خیال لگا رہتا ہے۔ مخلوق خدا کو بیکار ڈرانے ناحق کرنے کی دھن چہائی رہتی ہے۔ ان کمبختوں کے منہہ سے جو ہے جو کے کوئی بات رسان پیشینگوئی نکلتی ہے ورنہ جب کہیں گے ایسی ہی کہینگے کہ سننے والوں کا دل ہل جائے چنانچہ فی الحال یہ مقصد و ملی منجم نے ایسی بے سری اوڑائی ہے کہ جسکے کان میں اسکی بھنک پہنچتی ہے وہ روز ناک بچھوا رہا ہے کہ کہیں تیزابی مادہ ناک کے بال نہ جلا دے۔

منجم صاحب فرماتے ہیں کہ گزشتہ [illegible] میں ایسا اتفاق انگلستان شریف میں واقع ہوگا کہ ہر صاحب بہادر پہلوں سنبھال سنبھال کر بیر کرتا پھریگا اہل ولایت کی نفسانیت نفسی نفسی کا بازار گرم ہوجائیگا گورنمنٹ برطانیہ میں پڑجائیگی اور اسکے ملک معظم کے قلب شریف کو غضب کا صدمہ پہنچیگا خدا جانے کا زور شور ہوجائیگا۔ تمام گورے عیسوی شرفا کی فکر میں لگ جائیں گے۔ سکنڈ دن [illegible] کا لارگ بجائیں گے۔ پھنے ملازمین بن کر گورنمنٹ کی بیخ و بنیاد کو اوکھاڑ پھینکنے کی کوشش کرینگے۔ دیگر پیشینگوئی [illegible] کہ سکین [illegible] اسکے بعد منجم کہتا ہے کہ لارڈ کرزن بہادر کی خوشی سے اہل ہند خوش ہوں ہندوستان سے رخصت ہونگے [illegible] اہل ہند کہ میں سے [illegible] بیٹھے بیٹھے خوشی سے جل جائے [illegible] انکا شمار [illegible] نمبر

نادرشاہی پروانے

ہمکو یہ دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ بمبئی کے مسلمانون کے کام اکثر دوسرون کے ناقص یعنی بیہودہ قبیح ہوتے ہین اور اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ ایسے شخصون کے سپرد کئے جاتے ہین جو انکے اہل نہین ہوتے جو آدمی ایک کام کو سمجھتا ہی نہو اوس سے کسطرح کی امید ہوسکتی ہے کہ وہ اسکو سلیقہ سے کر سکیگا۔ بلکہ اسکی بے سلیقگی کے وجہ سے سارے کام کا ستیاناس ہو جاتا ہے مسلمانون کے پیسے برباد ہوتے ہین۔ اور قوم کی عزت اور دانشمندی پر ایک بٹہ لگ جاتا ہے نمونہ کے طور پر ان نادرشاہی پروانون کو دیکھو جو مظفرآباد کمیٹی کے سکریٹریون کی طرف سے بعض مسلمانون کے نام نافذ ہوئے ہین ہمارے نام بھی ایک پروانہ آیا ہے۔ جسکو دیکھکر ہمکو لکھنے والے کی کم لیاقتی اور عدم قابلیت پر سخت افسوس ہوا۔ دونون سکریٹریون مین ایک خوجہ اور ایک بوہرہ ہے۔ اور شاید اون مین سے ایک بھی اردو نہین جانتا۔ کسی جاہل کے ہاتھ سے وہ خط لکھوایا ہے جو نہایت بیہودہ عبارت مین لکھا گیا ہے۔ آداب القاب اور آداب تحریر تو ایک طرف اوسکی اردو بالکل مہمل اوسکی عبارت بالکل نامعقول اور اسکا مطلب بالکل خبط ہر تحریر کا طرز ایسا نامعقول اور ہتک آمیز ہے کہ دیکھنے والے کو خواہ مخواہ بھی غصہ آجائے۔ جنکے نام یہ پروانے گئے ہین ان مین مولوی قاضی منشی جمیل جماعتون کے متولی آنریبل خانبہادر رحیم خانصاحب ہین اونکو اسطرح مخاطب کیا گیا ہے گویا وہ ادنی سے نفر یا تھی یا لکھنے والے کے نوکر یا غلام ہین۔ اور لکھنے والا گویا بڑا جیسا رخان کا بیٹا ہے۔ اور جن کے نامون بیچ ....

ستاری کی نشان

اوننی وہ مگر باز یادہ مبارک ہین اونکو لکھا گیا ہے کہ آپ پر لازم ہے کہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کے جلسے منعقد کرو۔ اور ایک ہفتے کے اندر چشکارن کمیٹی کو اپنی کارروائی سے اطلاع دو) یہ وہی حبشی کی دوپہر کی سلطنت والی بات ہے۔ کوئی پوچھے کہ آپ ہین کس باغ کی مولی جو معزز مسلمانونکو اسطرح لکھتے ہین۔ آپکی بزرگی کسنے قبول کی ہے آپکو مانتا کون ہے۔ ہم یہ تو نہین کہہ سکتے کہ بوہری اور خوجہ سکریٹریون نے جان بوجھ کے مسلمانون کی اسطرح ہتک کی ہے اسلئے کہ غالبا وہ اردو نہین جانتے۔ مگر یہ ضرور اونکا قصور ہے کہ اونہون نے ایسے کامون مین لائق اور قابل لوگون سے مشورہ نہین کیا۔ اور نالایق اور جاہل لوگون سے ایسی بیہودہ تحریرین لکھواکر مسلمانون کے دلونکو سخت صدمہ پہنچایا۔ ممکن ہے کہ بیچارے میمن اور بہائی وغیرہ ان باتون کو نسمجھین مگر جو سمجھتے ہین وہ ایسے کاغذون کو ...... پڑھکر پھینکدینے کے سوا اور کچھ بھی انکی عزت نہین کرسکتے۔ ایک طرف دیوالی دوسری طرف رمضان خواہ مخواہ بھی مکانون کی صفائی اور روشنی کا سامان ہوگا۔ اور ہمیں شہزادے کی آمد۔ مسلمان تو ضرور ہی روشنی وغیرہ کرکے اپنی وفاداری کا اظہار کرینگے۔ یہ زبردستی کر منیجر خواہ مخواہ بھی مرتجیو تیر ناؤ دیتے پھرینگے کہ جو کچھ مسلمانون نے کیا ہے یا یہ سب ہمارا ہی طفیل ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ گورنمنٹ ایسی باتون مین نہین آئے گی۔ گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے۔ کہ اصل معاملہ کیا ہے۔

سودیشی تحریک

بعض لوگون کے دلون مین یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ سودیشی تحریک مین کبھی شامل نہین ہونا چاہئے اسلئے کہ یہ ایک پولٹیکل تحریک ہے اور گورنمنٹ اسمین شریک ہونیوالے لوگون کو نظر عتاب سے دیکھیگی۔ ان لوگونکا خیال بجز سوا لاحول پڑھنے کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ دیسی اشیا کی استعمال کی کوشش کو بھلا پولٹیکل باتون سے کیا مناسبت۔ ان لوگونکا خیال سنکر آنکھ کی مثل صادق آتی ہے یہ تحریک نہ پولٹیکل ہے نہ باغیانہ ہے نہ گورنمنٹ کے خلاف ہے نہ اسکو کانگریس سے کوئی تعلق ہے۔ بیوقوف بنگالیون نے اگر تقسیم بنگالہ کے برخلاف ایجیٹیشن پھیلا رکھا ہے ذریعہ قرار دیا ہے تو یہ اونکا پاگل پن ہے۔ کوتہ اندیشی ہے ہندوستان کے اور کسی حصے کو اونسے اس خیال مین اتفاق نہین۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اگر تقسیم بنگالہ کی تجویز سرکار نے منسوخ کردی تو یہ تحریک بھی غت ربود ہو جائیگی۔ یہ اونکی بھی غلطی ہے۔ سودیشی تحریک کا خیال کوئی نیا خیال نہین ہے۔ ملک کے خیرخواہ برسون سے اسکی کوشش کر رہے ہین اردو اور ہندی اخبارون مین ایک مدت دراز سے اسپر بحث ہورہی ہے پنجاب مین ایک سودیشی سبھا بھی عرصہ سے قائم ہے۔ برسون سے نمایشون مین ملکی صنعت وحرفت پر زور دیا جا رہا ہے۔ یہ تحریک کبھی نہین مٹ سکتی ہے گورنمنٹ کی ناراضی کا خیال بالکل ہی جہالت پر مبنی ہے۔ کوئی گورنمنٹ ملکی صنعتون کے فروغ کی مخالف نہین ہو سکتی چہ جائیکہ برٹش گورنمنٹ جو ہر طرح رعایا اور ملک کی بہبودی کی خواہان ہے اسکو برا سمجھے۔ لارڈ کرزن نے کئی دفعہ اپنی تقریرون مین ملکی صنائع کو فروغ دینے کے متعلق ہدایتین کین اور بار بار ہی مین ہندو ...... نی اشیا کی نمایش کرکے ہندوستانی رئیسون اور امراء کو اسطرف رغبت دلائی ہے۔ ہر ایک افسر دیکھو انہون نے ہدایت کی کہ اپنے محکمون مین حتی الامکان دیسی ......

معرکہ آرائی

کھلی چٹھی

بنام حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر

اس موسم برسات مین تم نے تو اسے حضور
خبر چھوڑ کے جانے کی غضب ہندوستانی

ہندوستانیوں کے پرم پیارے لارڈ کرزن بہادر ہنساتے آئے۔ رولاتے چلے۔ قدیر بجز فرماتے وقت تمام ہند مین بجلی کی طرح خوشی حلول کر گئی تھی مگر آج آپکے روز رخصت کو ہندی آتھ آتھ آنسو بہاتے ہین جسوقت آپنے ساحل ہند پر قدم رکھا تھا ہندی مارے مسرت کے ٹوپیان اوچھالتے تھے پھولے نہ سماتے تھے۔ سیاہ ہیب تھرا کر رہے تھے۔ مگر آج آپکے جانے کا نام سنکر تمام ہند عالم حزن والم مین تصویر ماتم بنا ہے۔ آپکی تقرری کی خبر سنکر ہند کے فرط سے گنبد مینا بھی گونج اٹھا تھا آج آپکے مستعفی ہونے کی خبر کے سننے سے زور غم و کثرت الم کی وجہ سے ہندی لب و دختہ مین بیتاعدہ قولیہ ہے۔ اور اسپر سعدی صاحب کا بھی صاد ہے کہ انسان جب دنیا مین آتا ہے تو سب لوگ خوش ہوتے ہین مگر جب وہ جاتا ہے تو تمام بحر رنج مین غرق ہو جاتے ہین۔ مگر حضور کو مشرقیان ہندیان افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ آپکے بارہ مین ہندیون کی یہ حالت ہوئی تو ضرور مگر جسباب مختلف ہین۔ شروع مین ہندی بہت خوش تھے کہ ان کے حکمران آپ مقرر ہوئے کہ جو علم دانش فضل و کرم فنون متفرقہ و کمالات مختلفہ سے متحلی ہین۔ علم مین اپنے عہد کے سقراط فصاحت و بلاغت مین سحبان ثانی اور بالی ہر بیانی مین گویا تکمیل ہوئے ہین۔ ان اوصاف کے علاوہ جہان دوروی تجارب دنیوی وغیرہ مین بھی آپ کامل ہین۔ ان حسنات کی وجہ سے ہندیون نے امید کی تھی کہ ان کے اقبال کا آفتاب ایکے عہد مین مدارج ترقی طے کر کے حد کمال کو پہونچے گا اگر ضرور کم از کم ایک مرتبہ تو اوج اقبال نصیب ہوگا مگر حضور والا ہند کی ہوا آپ کو لگتے ہی آپکی کوششون کا رخ ہی بدل گیا۔ آپکے اوصاف کا رنگ ہی متغیر ہوگیا آپکے حسنات کا میل ہی اور طرف ہوگیا۔ آپنے سمجھا تھا کہ فصاحت و بلاغت کے رعد سے سر پر شہنشاہی بادلون سے الغرض ہر ایک ہندیون کو دبا لینگے مگر افسوس کہ آپنے دھوکا کھایا آپ بخوبی جانتے تھے کہ ہندیون مین جان نہین ہے۔ مگر شور برپا کرنے کا مادہ تو ضرور ہے آپ کی تقرری کے وقت کیا ان لوگون نے کم شور مچایا تھا؟ آپنے جب غریب ہندی پستیون کو اور یورپیشین لوگون کی طرفداری منظور فرمائی۔ تو یہ ہندی اپنی حفاظت کے لیے چلانے لگے۔ کہ ظلم ہوگیا۔ مر گئے۔ منصور کی طرح علی کے آپکے خدائی اسرار ظاہر کرنے لگے۔ انکو آفیشیل سیکریٹ بل کی دار پر چڑھایا۔ حضور آپ تو دقیقہ رس و نکات شناس ہین خوب سمجھتے ہی ہین کہ ان مین مادہ ہی تحصیل علم کا نہ رکھا جائے۔ چنانچہ یونیورسٹی بل پاس کر کے ان غریبون کی علمی سند کو رزی کو یدبتا بد سے ایسی سکندری لگادی کہ جس سے یہ لوگ تعلیم سے محروم ہو گئے۔ پولیس کے لیے تو اے حضور انکو خدا نے ہی نہین رکھا مسجد پر گوشت ہی ہوست۔ پنجل مگر کیے تھے مگر یہان بھی آپنے پولیس کمیشن کا بل پاس کر کے انگریزون کو بھی ہرا۔ الغرض جدھر دیکھئے ادھر ہی آپکے عہد مین اونچی حق تلفی ہوئی۔ کہ ہندوستانی بچے انگریزی اکیڈمی کے ایک دو حرف کھلونون سے خوش ہو جاتے ہین جب اپنی حق تلفی سے آہ و نالہ کرنے لگے تو آپنے ان کو دہلی دربار کا تماشا دکھا دیا کہ چپ ہو جائین۔ الغرض آپنے وہ وہ طلسم دکھلائے کہ وہ جادو چتا کر کے مردہ پچے بنگالی عقلا کا بھی دم بند ہوگیا حضور جیسے ہم لوگون کو آپ نصیب ہوئے۔ اور آپکے ساتھ گویا دولت علم و فضل ذکر مین ہین آپ بے نظیر ہین نصیب ہوئی۔ تب ہی سے آسمان نے بھی اپنا فیض کا دروازہ بند کر لیا۔ زمین نے منہ پھاڑ کر ہندیون کو نگلا کر لیا۔ ہوا نے بھی ہرس نکالی۔ بادہ طاعون کو جابجا منتشر کر دیا۔ اے حضور آپکے عہد مین ہماری یہ حالت ہوئی اب لارڈ کچنر صاحب مین اور آپ مین تنازعہ شروع افسوس ہے اس مو تعپر آپکے لیے نہ ہندیون کی ہمدردی رہی نہ انگریزون کی طرفداری۔ تحقیقات کمیشن کا گو دنیا بہ ودیگر کمیشنون سے کثیر اخراجات بہم پہنچانے کے طریقے آپ انگریزون کو بخوبی بتا چکے تھے۔ جاپان کی فتوحات سے تمام انگلستان کو یہ پیرا سے سے بے خبر ہوگیا۔ صادق خان مسٹر جاپان کی دوستی کا دم بھرنے لگے۔ اور اپنے ہم مذہب ہمسایہ دولت پر غارت گری کر خائف ہوئی کہ ان لوگون کا نزول ہندوستان پر اور براہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے مزید افواج کی رائے ہوئی۔ لارڈ کچنر کا ستارہ بلند ہوا۔ آپکا کانشنس آپکو ملامت کرتا تھا کہ ہند کی طرفداری کم از کم اس مو تعپر تو کرین الغرض یہی سبب ہوے تو دو مین آپکو مستعفی ہونا پڑا اور گو اے حضور آپکی لیاقت پر ہند قربان ہوگیا۔ اب آپسے اتنا ہی چاہتے ہین کہ

چلتے چلتے ذرا لارڈ منٹو سے اتنا تو کہتے جایئے کہ آپکی تجاویز کی تعمیل مین زیادہ دلچسپی نکرین - آپکی ذاتی لیاقت کے ہم لوگ سب قائل ہین مگر افسوس آپنے ہندوستانیون کی دستگیری ذرا بھی نکی - آپنے اپنے فضل و علم سے بُرا کام لیا - اور ہند کو برباد کر دیا - با ایں ہمہ لائق حضور آپسے عرض ہے کہ انگلینڈ جاکر تو ہند کو براہ خدا بھول جایئے گا اور اسکی تخریب کے لئے کوئی تجویز نہ سوچیے گا -

ہند اسطرح سے کاہیکو دہائی دیتا
لارڈ کرزن کو جو اونچا سنائی دیتا

ان پچ ز ہے - یہی مثل ہے کہ "چیختے چیختے بلبل کی زبان سوکھ گئی" وہ ہائی تہائی چھتائی غرض سب کچھ پچ گئی - بنگلی بنین نہین - تمام اہل ہندوستانیون کا چیختے چیختے گلا بیٹھ گیا - مگر مائی لارڈ ہین کہ کانون مین کڑوا تیل ڈالے میٹھی نیند سو رہے ہین - انکی بلا سے کوئی مرے یا کوئی جئے انہین اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے - انہین تو صرف گورنمنٹ مین سرخروئی حاصل کرنا ہے اور بس - کچھ خدانخواستہ یہ بات ہے ہی نہین کہ بہرے ہین اور انکو جائیے وہ ہرا بھی التفات سنتے نہین ہین بات گو کہ کچھ تعلیمیہ

لیکن نہین - ہم غور کرکے دیکھتے ہین تو اور سبب بھی زیادہ ہین - مگر کہنا کیا معنی یہان تو یہ حال ہے کہ چیختے چیختے زبان مین کانٹے پڑ گئے گلا بیٹھ گیا - کمر اچک پڑا - مگر مائی لارڈ ہین کہ ہنس کے چلتے ہین "ہم تو ایسی کبھی نہین سنتی" مائی لارڈ ؛ بیلہ التفاتیان کب تک ؛ یہ روکھا پن تیکھے ؛ یہ لاپرواہیان کہان تک ؛ یہ سنی ان سنی کس وقت تک ؛ مائی لارڈ ؛ "یہ ستم ہو نہ کبھی دن گئے لیجئے - مائی لارڈ - آنکھین کھولو - زہے غفلت ہے ہوشیار ہو ع جاگو کہ آفتاب لب بام آ گیا - کیونکر ع ہے بہار باغ دنیا چند روز ؛

بچنے مانا کہ شاہ ایڈورڈ کے دربار سے بھی آپ بچ جایئن گے - وہان بھی آپکی پرسش ہو گی - گو پھر مائی لارڈ - شاہ ایڈورڈ پر بھی تو کوئی حکمرانی کرتا ہے - اون کے اوپر سے بھی زبردست کا ہاتھ زبردست ہے ؛ ہے اور بیشک ہے - اور وہ ایسا ہے جسکے سامنے شاہ ایڈورڈ کی تو کیا بساط ہے - پیغمبرون کی کچھ ہستی نہین - ان سنو مائی لارڈ خدا کے سامنے کیا کیا جواب آئیگا ؛ وہ اپنے ظلم و ستم کا مزا اور چکھائیگا ؛ وہان سے جاکے تو کس طرف کو جائیگا ؛ نجات ملکہ حشر کو نہ دیگا ؛ پڑیگا سامنا اک روز تجھکو عادل کا ؛

مائی لارڈ ! اب آپکی مہربانیان سمجھے تجاویز کرگئین - بس بے نیازی حد سے گذر رہی ہند پرور کب تک ؛ ہم کہین گے حال دل اور آپ فرمایئے گا کیا کہو تو ؛ آہ یہ مائی لارڈ - آپ تو اس سے بھی بالشان بڑھ گئے - اگر مائی لارڈ "کیا" بھی کہدیتے تو ع دل بیتاب کو ہو جاتی تسلی کچھ تو ؛ مگر ایسے نصیب ہمارے کہان - اور آپ اپنی زبان کو اتنی تکلیف ہی کیون دینے لگے - مائی لارڈ آپکا اغماض تو ایشیائی شعرا کے معشوق سے بھی بالشان بڑھ گیا - اور آپنے پچھلے منہ "کیا" بھی نہ کہا جس سے ہمارے کچھ تو آنسو پونچھ جاتے -

مائی لارڈ - آپ اپنی ضد کے پورے ہین بنگال کی گردن پر آپ چھری پھیر ہی سکے ہے - مگر مائی لارڈ اصلی نجات کہاز کبھی نہ ملے گی ضد ہی مین - وہ بھی آپکے کم نہین ہین - لیکن مائی لارڈ اب مین آپکو ایک نیک مشورہ دیتا ہون - خدا کرے آپ مان لین - اسمین کچھ خدانخواستہ آپکی ہیٹی نہین ہوئیگی - اور وہ یہ ہے کہ مائی لارڈ آپ اپنی ضد تو پوری کر چکے یعنی "بنگال کی قسمت پہ قلم پھیر چکے" اب بہتر تو یہی ہے کہ اپنی تجویز واپس لیجئے نیز آپہی کے ملک کا فائدہ ہے - انگریزی اشیاء کا استعمال بنگالی بابو پھر سے شروع کر دینگے - اور پھر چاہین ہند کے پیسے سے انگلستان کی ملیان نہ تو بھائی پڑ ہو گی ع بڑا مزا اس ملاپ مین ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر ؛

اچھا مائی لارڈ رخصت

راقم

مانو نہ مانو لارڈ یہ تمہین اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہین

بقلم

ناظم لکھنوی

لارڈ کرزن بہادر کا استعفی نامہ

پچھون کہ تاج تجھے زیبا ہے ؛ تاج - تیرا قبل ہے ؛ تاج خدا سدا رہے ہمیشہ تیرے کاج - تجھکو فرشی سلام مرزا چپرسی مین تیری دو ساز رلیش کو حرکت اور سیر ہے دو چار بال برائے تبرک مرزا چپرسی تو ہو چکی - لو آج نئی خبر کے ڈنکے بجائین - ایسی نئی نویلی کہ دل پھڑک اٹھے - مردہ مین توانائی - پیر فرتوت مین برنائی ایسی کہ سکندر کا قتیل و قال سے عالی بنکر بن نکلی ہو - یہ تو زمانہ کی نیرنگیون دربار چاندنی کا خاکہ شعرا و غزل او مصنفین زمانے خوب ہی اڑایا ہے - دنیا مین ان نیرنگیون کو اپنے جی کی بھڑاس نکالنے کے لئے میدان تنگ - مرزا کمہارا کون جگہ ولنسب و لائق نظر نہین آتی - ہند یون پہ ان نیرنگیون کی جفاکاریان دیدہ دیان گزرا

ہون تو کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ ہند بھی تو اپنا رنگ دنیا سے نرالا ہی لاتا ہے۔ مگر ایک طرفہ اجلاس اتنا اس کرۂ پشت نیلگون چرخ کے رہا آمیز غم زدن ہمارے عالی دماغ بلند حوصلہ فراخ ہمت روشن ضمیر بیدار مغز وائسرائے صاحب لارڈ کرزن میں بھی تو اک ہی گیا۔ تخت فرمانروائی ہند پر ایسے لایق و فایق حکمران کا جلوہ افروز ہونا غیر ممکنات سے ہے۔ کہ جسنے اثنار تقریر دہلی دربار میں خود کو سایہ شاہ ایڈورڈ بتلایا۔ مگر تاریخ ہند میں وہ وہ کام کئے جنکی یاد نہ مرور ایام محو کر سکتا ہے نہ آسمان کی ابر باری بارش دھو سکتی ہے۔ نہ طوفانی ہوا نوح کے باغ کی اونچا اوڑا سکتی ہے۔ آپنے اپنی کانووکیشن اسپیچ میں اہل مشرق دیانتدار دروغ گو بتلایا تھا۔ اس الزام کے ساتھ لارڈ کرزن ہمیشہ یاد رہینگے۔ مگر اب ان سے کوئی یہ تو پوچھے کہ آپ مستعفی کیون ہوئے۔ پارلیمنٹ میں جو مسٹر براڈرک ملین وزیر ہند وہ جناب درج ہیں ان کی ترشح ہوتا ہے کہ آپ مسٹر بارو صاحب کی تقرری کے لئے جان توڑ کوشش کرتے تھے۔ مگر براڈرک صاحب فرماتے ہیں کہ وائسرائے صاحب غلطی پر ہیں۔ ہائے کیا وہ دن تھا کہ لارڈ کرزن جو کچھ کہتے تھے وہ کلام آہی تصور کر کر براڈرک صاحب کو منظوری دیتے ہی بن پڑتی تھی۔ لارڈ کرزن روز روشن کو اگر شب تاریک بتلاتے تھے تو براڈرک حاشیہ بندی کرتے تھے کہ ستارے چمک رہے ہیں۔ اور آج وہ دن آگیا کہ حضور لارڈ کرزن صاحب کی رائے ناقص سمجھی جاتی ہے واہ رے انگریزی پولیٹیکل گو۔ نہایت اسرار بھی جاذو یا تمہارا خدا جانے شیکسپیئر کے کو رپیٹیشن ڈراما میں تمہاری ضعیف الرائی تمہاری تلون مزاجی

کا بیطرح خاکہ کھینچا ہے۔ کیونکہ روز ہو کے مسٹر براڈرک نے لارڈ کرزن کی ستائش کے رنگین بانہ ہر چند کہ اونچی تعریف میں انجیل لکھ ڈالیں۔ آج وہ دن ہے انکو نا قابل سمجھکر ہر رنگ انکو خلع کا حکم سناتے ہو۔ کیا کچھ روز ہوئے جب کرزن صاحب نے فرمایا تھا کہ میں آیندہ وائسرائیون کے لئے بہت اچھا راستہ تیار کر جاؤنگا۔ تاہم ان مدبران سلطنت نے انکے لئے ہی راستہ سیدھا کر دیا۔ مگر حضور لارڈ کرزن کہیں کے نہیں رہے انگلینڈ سے آپ پر یہ بلا نازل ہوئی اور ہند میں ادیٹران اخباروں کے انگریزی بھائی بھی انکو صلواتیں سناتے ہیں۔ انڈین ڈیلی نیوز میں آپکے لئے بہت سخت سخت الفاظ ہیں۔ او کالے ہندوستانیون کا تو کچھ پوچھنے ہی نہیں۔ یہ کمبخت کہہ رہے ہیں دیکھا یہیں سے تو زمین آسمان کی ملائے تھیں۔ کم از کم لارڈ کرزن نے پنجابی ہندیون کی ہمدردی میں کھولی۔ آپ چاہتے تھے کہ ہند میں فوج بہتری بیٹھائے۔ لارڈ کچنر کو انکے مساوی درجہ کے اختیارات ملیں اور ہند پر حکمران بادشاہ ہوجائے۔ مگر آجکل کے پولیٹیکل گرگون کا لورڈس کے خوف سے ... نکلا ہی ہے۔ انگلستان میں جدھر دیکھئے یہی پڑی ہے۔ کہ فوج گھٹائی جائے۔ ہند میں اب انگریزی فوج کی تعداد ۷۰ ہزار ہے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں ہر سپاہی کا خرچ ۲۰ پاؤنڈ سالانہ تھا۔ آجکل ۹۹ پاؤنڈ ہے۔ اب معلوم یہ لوگ کہاں تک تقدیر ہو بیٹھے۔ لارڈ کرزن بہادر کو ہند پر ترس آیا تو استعفا دے بیٹھے۔ آپکی نیک کرداریوں کے آپکی بیجا جدو جہدی کے انداد کے لئے ہندی ہمیشہ مشکور رہینگے فراخی حوصلہ بلندی ہمت تبحر علم سمجھ

کے خاندے آپ جیش میں ہیں سا ہو نیرو جوان سے بتہ بیر ہی ہر با مگر افسوس ہے کہ آپ میں مزاج شناسی کا مادہ کسیقدر کم تھا۔ یا یون کہیں کہ تھا ہی نہیں

ایک نکتہ چین

آئیے حضرت سلامت آئیے

مخزن العیش و السرور انتظار کھینچی تھی کمیدیہ عشرت ہو میان پہنچا اور لارڈ منٹو علیہ کی انکہ بام شگون نحوست تھے دور فرماتے مزاج مبارک کا تو رایہ شہر پرنس صاحب کی تشریف آوری کی مسرت میں کس نازنین مہ پارہ الہڑ کے بڑھتے ہوئے جوبن کی طرح تین سو ڈگری پر بلندی پر مارا ہی کرتا ہوگا اور آنجناب کے دید از فرحت آثار کے مشاہدہ کے لئے امیدین باہم گلگلیتی ہونگی۔ میان شان نز علیا ... آتے ہی منطق جھاڑنے لگے۔ تو دل روستائی بیغرض نیست۔ کچھ کہنے آئی کا آنا کس ضرورت سے ہے۔ جان من تمہاری صورت دیکھنا ہی بدولت ایسے فریفتہ ہیں کہ بغیر لطف نظارہ بازی حاصل کئے کسی پہلو چین نہیں آتا ابھی ہم آپکی پرنانا دہش ... کیونکہ ہمارے نصیب اعداء اگر کسی شکایت ازنگیں آپنے ہو تو انکے قدوم میمنت لزوم کی تصدیق ثانی ملاحظہ کی جئیگی۔ حضرت آپ کس فلک رکاب کی آمد میں ریشہ خطمی بن رہے ہیں۔ ابھی ابھی آئے۔ اور ... جٹ ۔ دکس روز آئین گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں ۔ تو زمانہ آئینہ میں دیکھ لین کہ ہمارا مطلب کیا ہے۔ قسم ہے اس شکل مقطع کی اگر ذرا حضور پر مطلع ہو جائنگے تو ناز معروف کرینگے فاروق کا ایک ...

پہ خوش ایجاز بنے کہ یار لی کے برزخ پر جھاڑ رہی ہی
ہے جو یو بمبئی مین گھڑنت کبدین آپ ہی اونگل ویوین
بہتر پر پڑے سے جاڑ کر سنئے ہمارے راحت جان
آرام مزاج جنکے لیے تین سو تیس راتین اختر شماری
کرتے ہوئے گذرین۔ نرگس زار کی طرح ہمہ تن آنکھ
بنے ہے۔ بارے عرصہ دراز کے بعد آپنے شرف
دیدار سے ہجران نصیب عشاق کی تشنگی فرقت کو
دور فرمایا۔ بفرفرہ معلوم ہوا کسی محبوب کے وصال
سے فائز المرام ہوئے ہو۔ اس تقریب پر بادہ دولت
ہمارا تو دل سے مبارکباد کہتے ہین۔ قبلۂ عالم۔ ازراہ
قبلۂ عالم کیا اسی برتے پہ یہ شناسی کا گھمنڈ بہ عنوان
شد لاف بندہ آپ صرف ہمارے کو معز ماہین
بلکہ ہر ایک سچے مسلمان کو جناب کے دل و جان سے ہمیشہ
کا یا کے دفتر کو بند کیجئے۔ صاف صاف کہئے۔
ہان وہی خرمن عصیان پر بجلی گرانے والے ۔ اہل
اسلام کو مسرور کرنے والے ۔ ابواب رحمت کھلانے
والے ۔ خیر و برکات کو ہمراہ لانیوالے جنکی پاک صورت
کو دیکھتے ہی بعض ناپاکوں کا استنجا خطا ہو جاتا
ہے۔ بڑے بڑے موچھ مرور ٹرینا ئیل شفقی
برتعدا و مکر لال بر وسے کی بیبیان بنجاتی مین
تو بد بلے۔ چندان چوہ حشرات الارض کی طرح
مکانات کے بلون مین گھسکر زہر مار کرتے مین
توبہ توبہ آپکی ان معرکہ بازیون سے ایجانب تنگ
آگئے۔ بک بک کے دماغ کے پرخچے اڑا دئے
لیکن حرف مطلب سے زبان ابتک ناآشنا ہے
لاحول ولا قوۃ۔ دماغ مین عقل برائے نام نہین
کہین سرخ کمر گشت والی نازنین کے بند ہب
اور نشتر غمزون پر لوٹ تو نہین ہوگئے ۔ بالا
بر وہ لالون کے منحوس کرتوتوں کا نقشہ آنکھون
کے سامنے کھنچ گیا ہے جو زرا غل بیج ہو۔
اچھا تو بھئی حضرت رمضان کا ذکر خیر کر رہا
ہین۔ ہان جناب پنچ آپکی تشریف آوری کی خوشی
مین وہ چہچہا نگین لگا کہ فرزندان صحرا سراپا نجابت
بن جائین۔ پھر آپنے اپنا پیارا پیارا چہرہ دکھلا کر
دل کو فرحت بخشی۔ خوش نصیبی ہے زندگی کے
دن باقی تھے کہ آپکا درشن میسر ہوا۔ ورنہ آنکھ
اشتیاق مین حسرتین مرقد سے لپٹ کر آنسو
بہاتین۔ آپکے نازل ہوتے ہی رونق اور چہل
پہل از سر نو ہوگئی۔ عبادتگاہین آباد نظر آتی
ہین۔ ذرا نماز صبح کے وقت مساجد مین آئیے
تو معلوم ہوگا۔ فدائیان رسول اکرم صلعم کس
ذوق و شوق سے فریضۂ رب العزت و سنت
نبوی کے ادا کرنیکو جوق جوق آرہے ہین حفاظ
لحن داؤدی سے مصحف مجید کی تلاوت مین
مصروف ہین۔ باہر بمبیتر قدم رکھنے کی گنجائش
نہین۔ کثرت روشنی کے باعث مساجد خاصی
بقعۂ نور بنا ہوئی ہین جنکی تماشہ بینی کو سیارگان
فلک کی آنکھین جمی ہوئی ہین۔ افطاری کے
وقت بھی رونق قابل دید ہوتی ہے۔ محبان خدا
عمائین دن بھرکی ریاضت کے بعد روزہ کھولنے
کو مسجدون مین آ بیٹھتے ہین۔ کتنے ایکیون
پکڑ روزے خود بھی ان مین شامل ہوجاتے ہین
دیگر شہرون کی بہ نسبت رمضان المبارک مین خیر
و برکات کا انزال بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پیشو
لوگون نے شکم پروری کے سامان مہیا کر رکھے
ہین۔ ہوٹلو کھچڑی لال پر وسے آودنیان مین
انشاءاللہ آئندہ ہفتہ ان ٹیک مائیون کے
اوصاف حمیدہ بیان کرینگے
راقم

ماہی عصیان ماہ رمضان ہے
باعث رحمت ماہ رمضان ہے
بقلم شمشیر قلم لسان الصدق

معطل رہا۔ اوسوقت سے درد میری کمر اور بازو میں خصوصاً
جانب چپ محسوس ہوتا تھا میری قوت ہاضمہ کم ہوگئی
اور جو کچھ میں کھا لیتا تھا کسی قسم کی لذت نہ پاتا تھا
منہ کا مزا ایسا بگڑا ہوا تھا جو کچھ میں کھاتا یا پیتا اور کر
صرف شکم میں ثقل متصور تھا۔ تمباکو کا ایک کش
بھی میرے لیے سخت دشوار تھا میری حالت بالکل
ردی ہوگئی تھی اور زندگی بیہودہ معلوم ہوتی تھی
لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ اگرچہ بھی دن گذر گئے
کیونکہ نہ صرف مجھے درد گردہ تھا بلکہ بعض وقت اسقدر
شدید تکلیفیں محسوس ہوتی تھیں جنکا میں نا قابل تحمل
ہو سکتا تھا۔ مثانہ میں کوئی تکلیف دہ چیز معلوم ہوتی
تھی یہ تکلیف دہ شکایتیں روز بروز بڑھتی گئیں اور
کئی ماہ تک جاری رہیں بلکہ ایک روز تو پیشاب
بالکل آیا ہی نہیں اور جسکی وجہ سے جو درد مجھکو
ہوا ہے اور جو بری حالت میری ہوئی ہے اوسکا میں
کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی کی امید کو اوسروز
تمام ہوتے دیکھ لیا تھا اوسوقت میں نے ڈوڈن صاحبکی
دافع درد پشت و درد گردہ کی گولیوں کی اسقدر
تعریف سنی کہ میں نے اونکے استعمال کا مصمم ارادہ
کرلیا چند بکسون کے استعمال کے بعد میری حالت میں
کسیقدر افاقہ ہوا اور اب جبکہ میں نے دس بکسون کا استعمال
کرلیا ہے گٹھیا کی کوئی علامت اور درد گردہ کی
کسی قسم کی شدت مجھے محسوس نہیں ہوتی۔ آپکا جسقدر
شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ جو بے دافع درد پشت
و گردہ جو ڈوڈن صاحبکی ایجاد کی ہوئی ہے میری ہی
زندگی کا باعث ہے اور ان کی قیمت سونے میں تولنے کے
قابل ہے۔ آپکا شکر گذار اور مشکور

(دستخط) چارلس آسبرن

مجھے امید قوی ہے کہ آپ اس طول طویل خط کو شایع
کرکے میری موجودہ صحت اور تازہ قوت کا شکریہ
ادا کرنے کا دوبارہ موقع دینگے۔

ڈوڈن صاحبکی مجرب دافع درد پشت و گردہ ایک
بکس کی قیمت ۲/۱۲ روپیہ ہے اور چھ بکس ۱۳/۸ روپیہ
میں مل سکتے ہیں۔ یہ دوا کل دوا فروشوں یا
براہ راست مالکان فاسٹر میک کلیلن
کمپنی۔ نمبر ۴ ویلز سٹریٹ۔ آکسفورڈ سٹریٹ
لندن۔ انگلینڈ سے قیمت پیشگی ادا کرنے پر
بلا محصول ڈاک مل سکتی ہے۔

بغیۃ المحتاج ترجمہ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب میں نہایت
مستند کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آج تک
عربی دان حضرات کو فائدہ پہنچاتی رہی اور وہ بھی جو اوسے
بہرہ مند نہیں ہو سکتے تھے اس وقت کو دور کرنیکی غرض سے عالم
بے بدل فاضل اجل مشہور مولانا مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیسکر نور اللہ
مرقدہ نے بڑی جانفشانی اور عرقریزی سے سلیس اردو میں ترجمہ
فرمایا ہے جس میں مسئلہ اور اوسکا اختلاف اور مفتی بہ قول کو بالتصریح بیان
خوبی کے ساتھ لکھا ہے جسنے اپنی قوم اور ملک کے فائدہ کی خیال سے
اسکی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں عنقریب
اسکی پہلی جلد چھپکر شایع ہوگی دونوں جلد کی قیمت ۸؍ مع محصول
ڈاک ذمہ خریدار۔ امید ہے کہ شائقین علم فقہ بہت جلد فرمایشیں
بھیجینگے ورنہ ان کو طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔

المشتہر مولوی محمد عبد اللہ جیسکر وشرکا وہ تاجران کتب و مطبع
مصر و استنبول بیروت ہندوستان وغیرہ۔ بھنڈی بازار بمبئی

جاسوسونکی رپورٹین

لندن ۱۷ اکتوبر ۔ مقام ماسکو (روس) مین ریلوے مین ہڑتال مچی ہوئی ہے ۔ کاروبار بند ہے ۔ ٹیلیگراف والون نے بھی اس تحریک مین شرکت کی ہے ۔ اس ہڑتال کا باعث یہ ہے کہ سینٹ پیٹرز برگ اور ماسکو مین ملکی معاملات پر رد و قدح کیجاتی تھی ۔ وکٹوریس نامی جنگی جہاز کے کمانڈر غلیب پر اشتین کا کوئی حصہ گر پڑا ۔ مرگئے ۔

۱۷ اکتوبر ۔ وارسا مین سوشلسٹ فرقہ نے متفقہ طور پر ظاہر کیا ہے کہ روس مین نیشنل اسمبلی جماعت کے انتخاب اراکین کی کارروائی ہم جزا سوگند روز کا نامہ نگار تحقیقات سے خبر دیتا ہے کہ روسی بسرعت اپنی سپاہ واپس لیجارہے ہین جو ترین جانب شمال جاتی ہے فوجی سپاہ اور سامان سوائے ہوئی نظر آتی ہے عام خیال ہے کہ موسم سرما کے بیشتر کل ملدین خالی ہوسکیگا ۔

روسی بیسی بینک نے از سر نو جنوبی منچوریا مین اپنی شاخین کھولنی شروع کردی ہین روسی اپنی تجارت ذاتی اور بہت سے تجربہ مین بڑی مستعدی سے جاری کرنا چاہتے ہین

کیپٹن کراؤ دھرا اور لفٹننٹ ہنٹ کی رہائی کے متعلق

جو سلسلہ خط و کتابت جاری تھا اوسمین قزاقون کے سرغنہ خانیف کے جدید مطالبون نے رخنہ ڈال دیا ہے ۔ سٹیمر باتھم خانیقدر قزاق کے بھائی کو بیکر مقام نیشان سے تاخیر مین وارد ہوا ہے فاتحہ خانیقدر ٹیٹوان سے شریف وزن کر بیکر روانہ ہوا ہے ۔ تاکہ قیدیونکا تبادلہ کرے ۔

برٹش فوجی افسر جو قزاقون کے ہاتھون سے رہا ہوئے ہین انکا بیان ہے کہ قزاقون نے انسے عمدہ سلوک کیا تھا ۔ شریف کو انکی رہائی کے متعلق زیادہ تکلیف نہین ہوئی ۔ بڑی آسانی سے قیدیونکا تبادلہ ہوا ۔ زکوئی زر تاوان طلب کیا گیا اور نہ کچھ شرائط ۔ باب عالی نے مقدونیہ کے متعلق موثر کارروائی شروع کردی ہے ۔ آسٹریا کی سفارت نے ایک نوٹ اس مضمون کا بھیجا گیا ہے کہ مقام اسکوپ مین متفرق دولتون کیجانب سے مقدونیہ کی مالی نگرانی کے لیئے جو ڈیلیگیٹ ٹھہرے ہین باب عالی ان کا سخت مخالف ہے ۔ لہذا گورنمنٹ عثمانیہ انکی موجودگی کو اپنے ممالک کے مفاد و حقوق کے تصرف کرتی ہے اسلئے اونہین وہان سے جلد ہٹانے کی کوشش کیجائے ۔

سینٹ پیٹرز برگ اور ماسکو کے درمیان ریلوے آمد و رفت مسدود ہے ۔ وزیر ایم خیلکاف نے کامل دو گھنٹہ ماسکو مین انجن ڈرائیورون کو سمجھایا مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا ۔

۱۰ ہزار ہڑتال مچانیوالون نے جنمین طلبا بھی شریک تھے مقام کارکوف مین ایک جلسہ کیا اور قیت

سوارون سے کشمکش ہوگئی ۔ مسلمانون نے بیوالور چلائے اور سپاہ پر دستی گولے پھینکے ۔ اونہون نے بھی گولیان چلائین جانبین کے اکثر زخمی ہوئے ۔

روس مین شورش لمحہ بلمحہ ترقی پذیر ہے ۔ کاؤنٹ ڈی ویٹ نے ریلوے مزدورون کے ڈیپوٹیشن سے ملاقات کی ۔ کل مطالبات مین چند واجبی قرار دیئے باقی ناقابل عمل قرار دیئے ۔ کہا کہ عوام کو انتخاب کی اجازت دینا ناممکن ہے ۔ یہ ریلوے نجات کی تحریک ہے وعدہ کیا کہ اخبارات اور عام جلسے کرنے کی آزادی دیجائیگی ۔ کہا جاتا ہے کہ ڈیپوٹیشن نا امید ہوکے ساتھ واپس لوٹا ۔

اسکے بعد ریلوے مزدورون اور طلبا نے یونیورسٹی مین جلسے کئے اور انقلاب انگیز تقریرین ہوئین ۔ مقام ریگا مین ہلچل برپا ہوگئی جہان جابجا جلسے کئے اور زخمی ہوئے ۔

مقام سیٹاگو مین لوٹ مار کا بازار گرم ہے دوشنبہ اور سہ شنبہ کو قریب ۳۰ اشخاص مارے گئے جن مین چند پولیس بھی تھے ۔ جو ترین کو جلدی لیجانے کے لیئے جارہی تھی باغیون نے روک دی ۔ کہا جاتا ہے کہ اور جنسون کے مولشیر پر بھاری ٹیکس لگانے پر یہ بلوہ ہوا ہے ۔ بعد کی خبر ہے کہ ۲ ہزار سپاہ بھیجی گئی اور بغاوت فرو ہوگئی ہے ۔ ریلوے نے ہڑتال عام طور پر بعد مین رشیا مین پھیل رہی ہے ۔ ساری تجارت درہم برہم ہے ۔ فنلینڈ کی ریلوے ٹرمینس پر دو ٹرینین الات وغیرہ سے لدی ہوئی آئین جن پر اسکے پولیس اور سپر قابض تھے ۔ ہڑتال مچانیوالون نے ہتھیارون سے ٹرین کو خالی کردیا ۔

سینٹ پیٹرز برگ کے اخبارات موجودہ واقعات پر سخت سخت مضامین لکھ رہے ہین وار سا مین تین اخبار و نپر ۵۰۰ سو روبل جرمانہ ہوا ۔

بفضلہ تعالیٰ معزز خریداران بمبئی پنچ بہادر کی توجہ خاص کا نتیجہ ہوا ہے کہ کارخانہ کو فروغ ہے سپلائی کرنیکا ساتھ ہی حضرت بمبئی کے اکثر مقامات کے ایجنٹون کا مال بآسانی دستیاب ہو جاتا ہے کمیشن پر فروخت کا ہر قسم کا مال سپلائی کیا جاتا ہے

مختصر فہرست عطریات و روغن کارخانہ ہذا

نام عطر	مقدار	نام عطر	مقدار
گلاب حنا	در روپیہ تولہ	مولسری چنبیلی	در روپیہ تولہ
کیوڑہ موتیا	در روپیہ تولہ	روغن چنبیلی وبیلا	در روپیہ سیر
پھول چمپا	در روپیہ تولہ	روغن سپاری مہندی	در روپیہ سیر

نوٹ خواہشمند نام آپ کا پتہ بذریعہ کمیشن ایجنسی کی فہرست منگوائیں ۔

مجموعہ صنائع نادرہ

تحقیقات باقری ۔ ہر دو جلد معہ فرہنگ قیمت ۵ روپیہ محصول ڈاک ۱۰ منشی محمد باقر ۔ محلہ بمبئی سے نقد قیمت پر بذریعہ ویلیو پی ایبل منگائی ہر ملک ہندوستان مین بھیجی جاسکتی ہے نستعلیق ہوناچاہئے ۔

ستا گیا ہے کہ روس کی موجودہ نازک حالت کی وجہ سے روسی شاہی کشتی تیار رکھی ہوئی ہے تاکہ وقت ضرورت شاہی خاندان کو سلامتی سے نکال لیجائیں۔

برٹش آہنپوش جہازات فاکس اور پرو سر پائن کے نام فوری حکم پہنچا ہے کہ سوئیز سے سمالی لینڈ کو روانہ ہو جائیں جہاں کی حالت خطرناک بتلائی جاتی ہے۔

گورکھپور میں اجل بہاری سب جج پر مقدمہ لائبل بخلاف مسٹر الفرڈ نندی چل رہا ہے۔ سب جج پر الزام سخت بد عنوانی کا ہے اور یہ کہ ایک بنئے سے ناجائز بے تکلفی پیدا کی۔ مستغیث کے گواہ پیش ہوئے ان میں کمشنر صاحب بھی تھے کمشنر صاحب نے کہا کہ دو شخصوں سے رشوت خواری سنی تھی۔ یہ مقدمہ ہائیکورٹ کے ایما سے سب جج کو چلانا پڑا ہے۔

کلکتہ میں ایک یہودی دکاندار نے ایک بابو پر نالش کی کہ دکان بند کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ آخر یہ مقدمہ مصالحت سے طے پایا۔ ملزم بابو نے ۲۵۰ روپیہ بطور اعانہ خیرات خانہ کو دئے

لداخ میں ۱۵ر اکتوبر تک سخت بارش ہوئی برف بھی بہت پڑی۔ قبل از وقت جاڑوں کا خوف ہے۔

ہائی کورٹ الہ آباد میں دو گورے گرفتار تھے ایک زنانہ قلی کی عصمت پر مجرمانہ حملہ کیا تھا ایک گورہ مسمی برنڈ جی آئی پی ریلوے کا ڈرائیور تھا۔ وعدہ معافی پر سرکاری گواہ بنایا گیا۔ ایک گورہ رسیل نام اور ایک مسمی ڈانگ جرم زیر دفعات ۳۷۶ و ۱۰۹ تعزیرات ہند مجرم نکلے مسٹر جسٹس ریچرڈ نے رسیل کو دونوں جرموں میں ۷۔۷ سال۔ دوسرے کو ۵۔۵ سال۔ قید کی سزا دی۔ رسیل جی آئی پی ریلوے کا گارڈ تھا اس سے پہلے گورہ رجمنٹ بڈفورڈ شائر کا سپاہی ثابت ہوا تینوں دراصل اسی رجمنٹ سے متعلق تھے۔ سرکاری گواہ پھسل گیا۔ اب نومبر کو اسپر بھی مقدمہ چلیگا۔

۱۶ر اکتوبر کو کلکتہ میں سودیشی فنڈ کھولا گیا۔ ۵۰۰۰۰ جمع ہوا۔ دو ہزار آٹھ سو روپیہ کی مستقل آمدنی ماہانہ ہے

پونہ۔ شولاپور۔ بیجاپور میں بارش ہوئی اس سے بمبئی اور دکن میں زراعتی حالت رو بترقی ہے۔

سہ شنبہ گذشتہ کو شملہ میں زلزلہ محسوس ہوا رات کے ۱۰ بجکے ۴۰ منٹ تھے۔ خفیف سا دہکا تھا۔

کلکتہ میں ایک مسٹر گیبر نے غیر کی موٹر کار پر جبراً سوار ہوکر خوب من مانی سیر کی۔ پندرہ روپیہ جرمانہ دیا۔

فیروزپور لاہور و ملتان میں کپاس کی فصلوں کو موریہ دکرنگ نے نقصان پہنچایا انہیں موریہ دکرنگ سے لائل پور میں نیشکر کا نقصان ہے۔ لاہور میں باجرہ کو بھی کیڑا لگ گئی۔

پچھلے ہفتے پنجاب کے اضلاع میانوالی و ملتان میں تڈی دل ہو رہا رہا۔ فصل کا خفیف نقصان ہوا۔ رہتک۔ گورگاؤن۔ دہلی اور حصص اضلاع لاہور۔ شاہپور۔ امرتسر اور میانوالی میں چارہ کی قلت ہے۔

ضلع ملتان کے نواحات میں ہیضہ نمودار ہوا۔ سٹیشن بہاولپور پر قرنطینہ کیمپ قائم کیا گیا۔

جمون میں بتقریب تشریف آوری پرنس آف ویلز تمام نوجوان کو نئی وردیاں تقسیم کی گئیں۔ مشہور آتشبازوں کو فرمالیشیں دی گئیں۔

پٹیالہ کے کرنل سردار جوالا سنگھ نے گرل سکول [illegible] اور فیروزپور کے لئے ۵ بیگہ زمین عطا کی ہے۔

کانگرس کی مجوزہ توسیع کے خلاف دہلی کی ٹریڈ ایسوسی ایشن نے زبردست عرضی گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجی ہے۔

برما میں پروم کے مقام تھاما نتا سے منڈلے کے مقام مالا گاؤن تک ریل بنانے کی منظوری ہوگئی ہے۔

معاہدۂ تبت کی اصلاح کے لئے دربار چین کی طرف سے ایک اور افسر بھیجا گیا ہے۔

برما میں ہفتہ گذشتہ اور سخت بارش ہوئی سانگنگ آئن ریلوے پانچ جگہ سے بہ گئی ہے۔

حضور پرنس آف ویلز کا خاص موٹر کار بمبئی میں پہنچا۔ ۴۰ گھوڑوں کی طاقت کا ہے۔ آپ پر سوار ہوکر ملک کی سیر کرینگے۔

مسٹر لے ایچ لیشن اگزیکٹو انجینیر فیض آباد کو چھت سے گر پڑے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔

جمعہ گذشتہ کو قریب ۷ بجے شام جالندھر میں ایک خفیف و ہلکا زلزلہ محسوس ہوا۔

سلطان مسقط و مبارز شاہ ایران نے بھی لارڈ کرزن کی رخصت پر ہمدردیکا پیغام بھیجا ہے۔

چھاؤنی جہلم میں ایک سکھ سوار نے خون کر ڈالا جمعدار کا اکلوتہ ۱۰ سالہ معصوم بچہ بھی ہلاک کر دیا۔

محمد کوٹ (مظفر گڈھ) کا سٹیشن ماسٹر گرفتار ہے ایک مسافر عورت کے سامنے منہ کالا کیا۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔